کہ مالک کا قبضہ ختم ہو جائے۔ پس یہ مذکورہ مسئولہ صورت غصب کا حکم رکھتی ہے' جو حرام ہے۔ واللہ اعلم

طویل عرصہ کی زکوٰۃ متعین کرنے کا طریقہ

سوال : ۱۹۴۰ء میں ایک صاحب نے ۵۰ تولہ سونا خرید کر محفوظ کر لیا۔ جب کہ اُس وقت اس کی قیمت ۲۰ روپیہ فی تولہ تھی' ۱۹۹۱ء میں اس سونے کی زکوٰۃ ادا کرنے کا مسئلہ پیدا ہوا ہے جب کہ سونا اِس وقت قریباً" ۳۵۰۰ روپے فی تولہ ہے۔ اب ۱۹۴۰ء سے لیکر ۱۹۹۱ء تک ۵۰ سال کی مدت کے لئے مذکورہ سونے کی قیمت کا اوسط نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟ نیز طویل عرصہ کی زکوٰۃ کے تعین کا طریقہ بھی وضاحت کے ساتھ بتایئے۔

جواب : زکوٰۃ ادا کرتے وقت گزشتہ سالوں کی قیمت نہیں لگائی جائیگی تاکہ اوسط نکالنے کی ضرورت پڑے بلکہ جب آپ زکوٰۃ ادا کر رہے ہیں اس وقت کی قیمت لگائی جائیگی مثلاً آپ نے ۱۹۴۰ء میں ۵۰ تولے سونا ذخیرہ کیا اور اب تک اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی اور اب ادا کرنا چاہتے ہیں تو موجودہ ریٹ ۳۵۰۰ روپے فی تولہ کے حساب سے ۵۰ تولے سونا پر جو زکوٰۃ آتی ہے یعنی ۴۰ فیصد وہ آپ ادا کر دیجئے۔ ۵۰ تولے سونے کا وہ حصہ جو زکوٰۃ میں نکل جائے اس کے علاوہ باقی آپ کی ملکیت ہے۔ زکوٰۃ دینا پڑے گی یہاں تک کہ ساڑھے سات تولے سونا سے کم ہو جائے تو پھر زکوٰۃ نہیں۔ اگر روپیہ اور نوٹ کی شکل میں زکوٰۃ دیں گے تو ہر سال پچاس تولے سونا کی زکوٰۃ دینا ہو گی۔

اسلام اور وکالت

سوال : مقدمات دیوانی ہوں یا فوجداری' فریقینِ مقدمہ' اجرت پر وکیل مقرر کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایک فریق برسرِ حق اور دوسرا برسرِ باطل ہوتا ہے۔ اور یہ کہ ہر فریق یا موکل اپنے اپنے وکیل کو حقیقتِ حال سے آگاہ کر دیتا ہے۔

ازاں بعد وکیل صاحب اپنی مہارتِ فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے برسرِ باطل موکل کو برسرِ حق ثابت کرنیکی کوشش کر کے اس کو جرم یا جرائم کی سزا سے بچانا چاہتے ہیں۔ اور ان کے طریقِ کار سے آپ پوری طرح واقف ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کتاب و سنت کی رُو